73ء کا آئین قرآن وسنّت کی ضد ہے

(قرآن وسنّت ہی آئینِ پاکستان ہو)

......چودھری رحمت علی

قرآنِ مجید انسانی ہاتھوں بنے آئین کی اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ فرمایا گیا:

''پس ہلاکت اور تباہی ہے ان لوگوں کیلئے جو اپنے ہاتھوں سے شرح کا نوشتہ لکھتے ہیں اور پھر لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے آیا ہوا ہے تا کہ اس کے معاوضے میں تھوڑا سا فائدہ حاصل کرلیں۔ ان کے ہاتھوں یہ لکھا بھی ان کیلئے تباہی کا سامان ہے اور ان کی یہ کمائی بھی ان کیلئے موجبِ ہلاکت ہے'' (بقرۃ:79)۔

دورِ نبوت میں کچھ لوگوں نے دعویٰ کیا کہ قرآن جیسی کتاب وہ بھی بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار چیلنج کیا کہ وہ بنا کر لے ہی آئیں۔ وہ نہ بنا سکے اور ثابت کر گئے کہ شرعی نوشتہ بنانا ان کے بس کی بات نہیں۔ پھر سو بات کی ایک بات یہ کہ جس میں ترمیم کی جا سکے وہ مسلمان کا آئین ہوتا ہی نہیں' **لا مبدل لکلمة** ۔ ایسا کرنا تو چور دروازہ ہے مفاد پرستوں کا اپنی خواہشات اور مفادات کے پورا کرنے کا۔ موم کی ناک ہوتا ہے ایسا آئین جسے جب چاہو جیسے چاہو بے دھڑک من پسند ڈھال لو۔ دو تہائی اکثریت ہو تو بھول جاؤ کہ اس کائنات کو کنٹرول کرنے والا کوئی اللہ تعالیٰ بھی ہے۔

سطحی قسم کے دانشور دھوکہ کھا گئے اور اپنے ہاتھوں بنے کتابچے کو اسلامی قرار دے بیٹھے۔ ایک تو اس لیے کہ اس میں لکھا ہے کہ اسلام ملک کا مذہب (دین نہیں) ہو گا۔ دوسرے یہ کہ اس میں لکھا ہے کہ کوئی قانون قرآن وسنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا بلکہ یہ بھی کہ پہلے سے اگر اس میں کوئی غیر اسلامی قانون ہے تو اسے اسلامی بنایا جائے گا۔ پھر یہ بھی کہ اس میں قراردادِ مقاصد موجود ہے جو آئین کو اسلامی بنانے کیلئے بنیادی اصول فراہم کرتی ہے۔ وقت نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ سب کچھ حسرت آمیز سوچ (Wishfull Thinking) تھی اور ہے۔ بنیادی غلطی اس وقت ہوئی جب سیدھا کان پکڑنے کی بجائے الٹا پکڑا گیا اور یہ طے ہوا کہ پہلے ایک سیکولر کتابچہ بنا کر وقت گزرنے کے ساتھ اسے قرآن وسنت کے مطابق کیا جائے گا۔ یہ تو ایسے ہی ہے کہ پہلے بچے کا سوٹ سی کر اسے کسی بڑے کے سوٹ میں تبدیل کیا جائے۔ اور یہ ناروا حرکت اللہ کے اس حکم کے علی الرغم کی گئی کہ انسانی ہاتھوں سے شرعی نوشتہ بنانے کی اجازت ہی نہیں' آئینِ زندگی ہو ہی قرآن وسنت اور بس۔ ہاں' آئینِ مملکت قرآن وسنت ہو تو بہت سی ذیلی دستاویزات بنانا ہونگی لیکن ان میں کوئی ایک لفظ بلکہ ادنیٰ شوشہ ایسا نہیں ہوگا جو آئینِ وقت یعنی قرآن وسنت کے خلاف ہو۔ ان ذیلی دستاویزات میں سے ایک دستاویز موجودہ آئین کو مسلمان کر کے بنایا جا سکتا ہے۔ یہ جملہ ''کہ قانون بنایا جائے گا'' خود قرآنِ مجید کے خلاف ہے اس لیے کہ قانون سازی ہے ہی اللہ تعالیٰ کو سزاوار ''ان الحکم الا للہ'' ۔ یہ حق انسانوں کو نہیں' خواہ ساری دنیا کے انسان اکٹھے ہو جائیں۔ ہاں وہ اجتہاد کر سکتے ہیں اور بس۔ یہ بات کہ آئندہ کوئی قانون قرآن وسنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا' کسی اور قانون کی کیا بات خود 73ء کا آئین گواہ ہے کہ اس میں آج تک کوئی 20 ترامیم کی گئیں' ان میں سے اکثر نے آئین کو مزید غیر اسلامی کیا ہے۔ آمروں نے اپنے اپنے دور میں اپنی حکمرانی کو قائم ودائم رکھنے کیلئے کچھ ایسے قوانین بنائے جو ان کی خواہشات ومفادات کے نگہبان تھے گو کہ اسلامی تعلیمات واحکامات کے خلاف تھے۔ ایسے قوانین کو محض اس لیے آئین کا حصہ بنا دیا گیا کہ حکمران جوڑ توڑ سے دو تہائی اکثریت کے حامل ہو گئے تھے۔ اور تو اور بنیادی طور پر ان کا اقتدار پر قبضہ کرنا ہی قرآن وسنت کے خلاف تھا۔ آئین میں دو تہائی اکثریت کا شوشہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ خدا پناہ ایک متوازی خدا کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ دو تہائی اکثریت ہے تو جو چاہو قانون بنا لو زیرِ آسمان کوئی پوچھنے والا نہیں۔ 73ء کے آئین میں ایسی شق کا ہونا خدا کے غضب کو دعوت دینا ہے اور سارے آئین کو رد کرنے کیلئے یہ ایک شق کافی ہے۔ قرآنِ مجید اگر آئین ہوتا اور کوئی اس میں ترمیم کرنے کی جسارت کرتا تو خود ٹکا بوٹی ہو جاتا۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ پہلے سے آئین میں جو غیر اسلامی قوانین ہیں انہیں اسلامی بنایا جائے گا' آج تک دو قوانین ہیں جنہیں عدالت میں چیلنج کیا گیا۔ ان کا جو حشر ہوا ملاحظہ ہو:

وفاقی شرعی عدالت نے 16 اکتوبر 1989ء کو طرزِ انتخاب کے متعلق دائر کردہ شرعی درخواستوں کا فیصلہ سناتے ہوئے عوامی نمائندگی کے قانون کی دفعات 13، 14، 49، 52 اور 38(4)(سی)(ii) کو قرآن وسنت کے متصادم قرار دیا اور صدرِ پاکستان کو ہدایت کی کہ 31 دسمبر 1989ء تک متبادل قانون سازی کر لی جائے۔ اسی طرح 14 نومبر 1991ء کو اسی عدالت نے سود کے متعلق 22 قوانین کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ان قوانین کو 30 جون 1992ء تک اسلامی احکامات کے مطابق ڈھالنے کی ہدایت دی۔ آج تک ایسا نہیں ہو پایا۔ دونوں قوانین عدالت سے غیر شرعی قرار دیئے جانے کے علی الرغم اہلِ پاکستان کا مقدر ہیں۔ اس میں کیا شک کہ پچھلی صدی کا یہ سب سے بڑا فریب تھا کہ 73ء کے آئین میں جو غیر اسلامی قوانین ہیں انہیں بعد میں اسلامی کر لیا جائے گا۔

کچھ حضرات یہ بھی کہتے سنے گئے ہیں کہ صالح لوگ برسرِ اقتدار آئیں گے تو وہ اسی آئین سے اسلامی نظام برآمد کر لیں گے۔ یہ وہ ایسا ہی کہتے ہیں کہ جیسے کوئی اس بھول میں ہو کہ کیکر کے درخت کو آم لگ جائیں گے۔ اس لیے کہ اس آئین کا انسان ساختہ ہونا ہی تو اس کی سب سے بڑی خرابی ہے۔ یہ شجرِ خبیثہ ہے اس کا حل اس کے سوا اور کوئی نہیں کہ اس کو دریا برد کر کے قرآن وسنت کو ہی آئینِ مملکت بنایا جائے۔

یہ تو ہوئی چند سرسری باتیں انسان ساختہ آئین کے متعلق، اب ہم قدرے گہرائی میں جا کر خود ساختہ آئین کا تجزیہ کرتے ہیں یہ ٹوہ لگانے کیلئے کہ مذکورہ آئین اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟

73ء کا آئین اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ قرآن وسنت پر مشتمل آئینِ زندگی آج ہمارے ہاں من وعن اسی طرح موجود ہے جیسے کہ دورِ خلافتِ راشدہ میں موجود تھا۔ غیر مسلموں کی تو مجبوری ہے کہ وہ کوئی اپنے ہاتھوں سے لکھی ہوئی دستاویز کو اپنے ہاں آئینِ مملکت قرار دے دیں اس لیے کہ ان کے پاس قرآن وسنت جیسا کوئی ازلی وابدی آئین ہے ہی نہیں۔ سخت حماقت بلکہ ناشکری اور بدبختی ہے ہم مسلمانوں کی کہ قرآن وسنت کے ہوتے ہوئے ہم نے بھی غیر مسلموں کی طرح ایک کتابچہ خود لکھ کر اسے آئینِ پاکستان قرار دے رکھا ہے۔ آج ہم جن مصائب ومشکلات اور ذلت ورسوائی سے دوچار ہیں اسی لیے ہیں کہ ہم قرآن وسنت کو صرف ثواب کیلئے پڑھ چھوڑتے ہیں عمل کرتے ہیں تو اس اپنے ہاتھ سے لکھے نام نہاد آئین پر جو دل کھول کر قرآن وسنت کی نفی کرتا ہے۔ مثال کے طور پر:

☆ شروع ہی میں یعنی قراردادِ مقاصد میں یہ کہہ کر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اتھارٹی (مقدس امانت) مسلمانانِ پاکستان کو تفویض کرنے کی بجائے عوامِ پاکستان یعنی بشمول ہندو، عیسائی وغیرہ کی اصطلاح استعمال کر کے نہ صرف دوقومی نظریہ کا کباڑہ کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تو ایسی اتھارٹی کسی غیر مسلم کو نہیں سونپتا۔ یوں غیر مسلموں کو اولوالامر میں شامل کر کے پورے آئین کو آلودہ کر دیا گیا ہے۔ بتائیے یہ آئین اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟

☆ قرآن وسنت حکمرانِ وقت کو اجازت نہیں دیتے کہ وہ کسی مجرم کی سزا معاف کر دے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ 73ء کا آئین یعنی خود ساختہ آئینِ پاکستان صدرِ مملکت کو کسی مجرم کی سزا معاف کرنے کی اجازت دیتا ہے تو دھڑلے سے۔ بتائیے یہ آئین اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟

☆ کوئی استثناء نہیں، کوئی بھی شرعی قانون اسی طرح خلیفۂ وقت پر بھی لاگو ہوتا ہے جس طرح کہ عام شہری پر۔ اور تو اور دورِ خلافتِ راشدہ میں چشمِ فلک نے خلیفۃ المسلمین کو بھی عدالتی کٹہرے میں کھڑا دیکھا۔ آئینِ پاکستان، قرآن وسنت کی نفی کرتے ہوئے صدرِ مملکت کو استثنائی حیثیت دیتا ہے۔ فیصلہ کریں یہ آئین اسلامی ہے کہ غیر اسلامی؟

☆ قرآن وسنت اجازت نہیں دیتے کہ غیر مسلموں یعنی یہودیوں، ہندوؤں، عیسائیوں وغیرہ کو گورنروں، وزراء، جج صاحبان یا دوسرے اہلِ امر لوگوں میں شامل کیا جائے۔ آئینِ پاکستان ایسی اجازت دیتا ہے، قرآن وسنت کی نفی ہوتی ہے تو ہوا کرے، اس کی بلا کو۔ پاکستان میں ایک عیسائی بھی اور ایک ہندو بھی ایک وقت پر چیف جسٹس آف پاکستان کے منصب پر فائز رہا ہے۔ فیصلہ کریں ایسا آئین اسلامی ہے کہ غیر اسلامی؟

☆ قرآن وسنت اجازت نہیں دیتے کہ عورت چھوٹے سے چھوٹے انتظامی یونٹ یعنی گھر کی سربراہ ہو۔ اپنے ہاتھوں لکھا آئین پاکستان عورت کو پورے ملک کی حاکم ہونے کی اجازت دیتا ہے۔ قرآن وسنت کی نفی کرتا ہے تو دھڑلے سے۔ آئین کے مصنفین کو اگر کہا جاتا کہ وہ اپنی اپنی بیوی کو اپنے گھر کا سربراہ بنالیں تو وہ غصہ کرتے کہ ان کے ساتھ کیا احمقانہ بات کی جارہی ہے۔ یاد رہے نبی کائنات ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے کہ وہ قوم تباہ ہوگئی جس نے ایک عورت کو خود پر بطور حاکم مسلط کرلیا۔ فیصلہ کریں قرآن وسنت کی ڈٹ کر مخالفت کرنے والا یہ آئین اسلامی ہے کہ غیر اسلامی؟

☆ قرآن وسنت پانچ اوصاف یعنی ایمان (نور:55)، تقویٰ (ہجرت:13)، صلاح (نور:55)، علم اور جسم (البقرۃ:247) کو عوامی نمائندوں کے لیے معیارِ اہلیت قرار دیتے ہیں۔ اس کے برعکس 73ء کا خودنوشتہ آئین اَن پڑھ، لٹیروں اور فراڈیوں کو بھی پارلیمنٹ میں جابٹھاتا ہے۔ فیصلہ کریں کہ یہ آئین اسلامی ہے کہ غیر اسلامی؟

☆ قرآن وسنت جوئے کو حرام قرار دیتے ہیں جبکہ آئینِ پاکستان چند امیدواروں کو ایک حلقۂ انتخاب میں سرمایہ لگا کر اس بڑے پیمانے پر ہونے والے جوئے کی اجازت دیتا ہے جسمیں تمام لگائے گئے سرمائے کا فائدہ ایک امیدوار اٹھا کر چلتا بنتا ہے، باقی سب ہاتھ ملتے گھر لوٹتے ہیں۔ ایسے قمار بازوں کو حکومتِ وقت دل بھر کر جواء کھیلنے کی اجازت دیتی ہے اور جوئے کو حرام قرار دینے والے علماء یہ آفاقی جواء خود کھیلتے ہیں۔ فیصلہ کریں جواء کھلانے والا آئین اسلامی ہے یا غیر اسلامی؟

☆ قرآنِ مجید سرمائے کو عوامی نمائندوں کیلئے معیارِ اہلیت قرار نہیں دیتے (البقرۃ:247)۔ آئینِ پاکستان کے تحت وضع کردہ طریقِ انتخاب میں صرف ایک ہی خوبی معیارِ اہلیت قرار پاتی ہے اور وہ خوبی ہے سرمایہ کاری کی۔ کسی غریب کی کیا مجال کہ وہ انتخابات میں حصہ لے۔ بتائیے یہ آئین اسلامی ہے کہ غیر اسلامی؟

☆ اسلام میں حلف اگر اٹھانا ہی ہو تو وہ اسی ایک بات کا اٹھایا جاسکتا ہے کہ ''میں قرآن وسنت کا تحفظ و نفاذ کرونگا'' لیکن وہ حلف جو آئینِ پاکستان میں دیا گیا ہے اس میں قرآن وسنت کے الفاظ تک نہیں۔ ایسا اس لیے کہ ایک مسلمان عوامی نمائندے نے بھی وہی حلف اٹھانا ہوتا ہے جو غیر مسلم نے۔ قرآن وسنت کے الفاظ کو نکالا گیا تو اس لیے کہ ایک غیر مسلم قرآن وسنت کے تحفظ کا حلف کیوں اٹھائے گا، وہ تو قرآن وسنت کو مانتا ہی نہیں۔ نظریے کا بھی ذکر کر کے گھپلا بازی کی گئی ہے ورنہ ایک غیر مسلم کو اسلامی نظریے سے کیا انس۔ فیصلہ کریں ایسا آئین جو مسلم اور غیر مسلم کے لیے ایک ہی حلف وضع کرتا ہے اسلامی ہے کہ غیر اسلامی۔

☆ خود ساختہ آئینِ پاکستان ایک وفاقی شرعی عدالت کا بھی ذکر کرتا ہے یعنی خود تسلیم کرتا ہے کہ پاکستان کی باقی وفاقی عدالتیں غیر شرعی ہیں۔ انسان جو قانون سازی کرے گا تو وہ اسی طرح تضادات کا پلندا ہوگی۔ فیصلہ صادر کریں، تضادات کا یہ پلندا اسلامی ہے کہ غیر اسلامی؟

محترم قارئین! کسی دستاویز میں اگر ایک حکم بھی ایسا ہو جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی نفی کرے تو ایسی دستاویز طاغوتی قرار پاتی ہے، خواہ اس کے ٹائٹل پر سو بار اسلام، اسلام، اسلام لکھ دیا جائے۔ آئینِ پاکستان میں تو، جیسے کہ اوپر ذکر ہوا درجنوں احکامات قرآن وسنت سے ٹکراتے اور اللہ و رسول ﷺ کی نافرمانی پر مشتمل ہیں۔ یہ شوشہ کہ انہیں بعد میں اسلامی کرلیا جائے گا ایک دھوکا و سراب بلکہ فراڈ تھا اور ہے۔ الٹا کان پکڑا ہی جائے تو کیوں؟ یہ بھی کہ قرآن وسنت کو اگر اول روز سے آئینِ مملکت بنایا جاتا تو ملکِ عزیز وقفے وقفے سے بے آئین نہ ہوتا۔ بار بار آئین کی تدوین کی ضرورت نہ پڑتی۔ کوئی طالع آزما ایسے آئین کو مفلوج و معطل کرنے کی حماقت کرتا تو خود تکا بوٹی ہو جاتا۔ اس ملک میں مارشل لاء کبھی نہ لگتا۔ ملک دولخت نہ ہوتا۔ اہلِ پاکستان کے ہاتھ میں کشکول نہ ہوتا۔ ملکِ عزیز کسی سپر پاور کا دم چھلا نہ بنتا۔ ہماری معیشت کبھی ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف وغیرہ کے رحم و کرم پر نہ ہوتی۔ کسی بیرونی طاقت کو ہمیں ڈکٹیشن دینے کی نوبت نہ آتی۔ اللہ کے رسول ﷺ کو اللہ کے حضور یہ نہ کہنا پڑتا کہ ''اے اللہ! میری قوم نے اس قرآن کو مہجور و معطل کئے رکھا'' (فرقان:30)۔

آیئے، 63 سالہ اپنی حماقتوں، روگردانیوں اور نافرمانیوں کا کفارہ ادا کریں۔ مزید ایک لحہ ضائع کئے بغیر قرآن وسنت کو ہی آئینِ پاکستان قرار دیں۔ یاد رہے کسی بھی ملک کا نظامِ زندگی وہاں پر اختیار کردہ آئین کا پروڈکٹ ہوتا ہے۔ آئین جمہوری ہو تو جمہوریت کو اور اشتراکی ہو تو اشتراکیت کو معرضِ وجود میں لاتا ہے۔ پاکستان کا نظامِ زندگی کرپٹ ہے تو اس کی ذمہ داری ہمارے ہاں اختیار کردہ اس آئین پر ہوتی ہے جسے ہم اس لیے اسلامی قرار دے بیٹھے کہ اس میں کہیں کہیں اسلام کا ذکر ہے۔ یہ ذکر اس طرح بے معنی ہے جس طرح ''مٹی کے تیل'' سے بھری بوتل پر ''زیتون کا تیل'' لکھ دیا جائے۔ دورِ خلافتِ راشدہ میں قرآن و

سنت کی بجائے کوئی 73ء کا سا انسان ساختہ آئین اختیار کیا جاتا تو خود خلافتِ راشدہ کا نظام کبھی معرضِ وجود میں نہ آتا۔ اس لیے کہ فصل لازماً بوئے گئے بیج کے مطابق ہوتی ہے۔

قرآن وسنت آئینِ مملکت ہوتو......

01- صرف مسلمانوں کا ہی نہیں، غیر مسلموں کا ہی نہیں، چرندوں پرندوں وغیرہ کا بھی بھلا ہوگا۔

02- کوئی شہری روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم اور علاج جیسی بنیادی ضروریات سے محروم نہ رہے گا۔ کفالتِ عامہ کے پروگرام کے تحت بیواؤں، یتیموں، معذوروں وغیرہ کی بنیادی ضروریات کی فراہمی بذمہ حکومت ہوگی۔ پوری مملکت میں ایک بھی گداگر نظر نہیں آئے گا۔

03- ہر وہ معاشی عمل جو فرد یا معاشرہ کیلئے نقصان دہ ہوگا ممنوع قرار پائے گا۔ اس سے ملاوٹ، سمگلنگ، چور بازاری، لاٹری، جوا، سٹہ، ارتکازِ دولت، حکومتی بے جا اخراجات، اسراف وتبذیر، لوٹ کھسوٹ وغیرہ سب ناپید ہوں گے۔

04- زکوٰۃ وصدقات، عشر، قومی زمینوں، صنعتوں اور کاروباری منصوبوں کی آمدنی کے علاوہ کوئی ٹیکس وصول نہیں کیا جائے گا۔ آدم کی اولاد سفارش، بدعنوانی، رشوت، استحصال وغیرہ سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نجات پا جائے گی۔

05- کوئی بھی مزارع بنجر زمین کی معمولی چار دیواری کر کے (Demarcation) اسے آباد کرلے، وہ زمین اسی کی ہوگی۔

06- ایسی زمین جو تین سال تک زیرِ کاشت نہ لائی گئی ہو بحقِ حکومت ہو کر بے زمین کاشتکاروں کو الاٹ ہوگی۔

07- زکوٰۃ وصدقات کی ادائیگی، انفاق فی سبیل اللہ اور رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے سے روپیہ گردش میں رہے گا۔ رفاہی اداروں، تربیت گاہوں، مدرسوں، اسکولوں، ہسپتالوں، سڑکوں وغیرہ کا جال بچھ جائے گا۔

08- مزدور کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا ہوگی۔ ہر ملازم کو تنخواہ کی ادائیگی متعلقہ مہینے کی آخری تاریخ کو ملے گی۔

09- اسلامی قانونِ وراثت کے ٹھیک ٹھیک نافذ ہونے سے بیٹیوں اور عورتوں کے حصہ کو کوئی دوسرا غصب نہیں کر سکے گا۔ احساسِ ملکیت عورتوں کو عزتِ نفس سے نوازے گا۔

10- عورت کا دائرۂ کار اس کا گھر ہوگا۔ اس پر وہ وقت نہیں آنے دیا جائے گا کہ اسے حصولِ معاش میں گھر سے باہر نکلنا پڑے۔ مخلوط تعلیم، مخلوط محفلیں، مخلوط کاروباری اداروں کا وجود نہ رہے گا۔ عورتوں کا گھر سے باہر اگر کوئی حصہ ہوگا تو عورتوں کے تعلیمی اور علاج معالجہ کے اداروں کیلئے۔

11- جہیز اور برات کی موجودہ رسمیں عنقا ہو جائیں گی۔ شادی بیاہ کے موقعہ پر اگر کچھ اخراجات ہوں گے تو ان کا بوجھ لڑکے والوں پر ڈالا جائے گا۔

12- ملکی قیادت اہل وامانت دار افراد کے ہاتھ ہونے کی وجہ سے ملکی نظام عدل وانصاف کا مظہر ہوگا۔ امیر، امیر تر اور غریب، غریب تر نہیں ہوگا۔ زکوٰۃ وعشر کے نظام کی وجہ سے دولت کا بہاؤ امیر لوگوں سے غرباء تک از خود ہوگا۔

13- انتخابی مہم، بے جا مسابقت، محاذ آرائی، کنبہ پروری، بغض، حسد وغیرہ کا نام ونشان نہ ہوگا۔ عوامی عہدے سرمائے، جاگیر، کارخانے کا مالک ہونے کی بنا پر نہیں، ایمان وتقویٰ کی بنیاد پر دیئے جائیں گے۔ دور دراز گاؤں میں بیٹھا ایک غریب آدمی بھی عوامی عہدوں پر لگ سکے گا۔

14- کسی خود ساختہ آئین اور قانون کی ممانعت ہوگی۔ محض اجتہاد ہو سکے گا۔

15- قرآن وسنت کا نظام ہوگا تو سرخ فیتے، اہلکاروں کی من مانیوں، دفتری مشکلات کا نام ونشان نہ ہوگا۔ وہ کام جو آج سالوں میں نہیں ہوتے، ہفتوں میں ہوا کریں گے۔

16- اشیائے ضروریہ کی نہ صرف فراوانی ہوگی، نہایت سستے داموں بھی میسر ہونگی۔

17- چونکہ سربراہِ حکومت کو مرکزی مسجد کا خطیب وامام بھی ہونا ہوگا اور اسی طرح مختلف علاقوں کے سربراہوں کو اپنے اپنے دائرۂ اختیار کی مرکزی مسجدوں کے خطباء وامراء ہونے سے پانچ

وقت اپنے عوام کے درمیان آنا ہوگا' عوام کی شکایات کا ازالہ سونے سے پہلے ہوجایا کرے گا۔ حدود کے نفاذ اور فرائض وحقوق کے متوازن ہونے سے جرائم کی تعداد کم ہو جائے گی۔ لہٰذا قاضیوں اور عدالتوں کی تعداد برائے نام رہ جائے گی۔ بر سہا برس کے عدالتی اخراجات اور مشکلات نہ رہیں گی۔

18- نظامِ عدل وقسط قائم ہونے سے مجرم سزا پانے کیلئے خود حاضر ہوا کریں گے حتیٰ کہ جنسِ جرم ہی آہستہ آہستہ ناپید ہو جائے گی۔ انسانیت گواہی دے گی کہ ''اگر فردوس بر روئے زمیں است' ہمیں است وہمیں است وہمیں است''۔

اہم بات: نظام بدلیں تو کیسے؟ بڑا آسان ہے۔ اپنے ہاتھوں لکھے گئے آئین کی بجائے قرآن وسنت کو آئینِ پاکستان قرار دیا جائے تو خلافتِ راشدہ کی طرح کا دور ہمارے ہاں از خود رائج ہو جائے گا۔ ہماری دنیا ہی نہیں' انشاءاللہ' آخرت بھی سنور جائے گی۔